ادبیات

عیدِ دیدار

(خان بہادر سید اشرف حسین مرحوم)

خان بہادر سید اشرف حسین ساکن آگرہ، دہلی میں محکمۂ آثارِ قدیمہ کے ایک ممتاز اور اعلیٰ افسر تھے، وہ گورنمنٹ سروس ہونے کے باوجود علوم اسلامی علی الخصوص تاریخ کا نہایت عمدہ اور صاف ستھرا مذاق رکھتے تھے، چنانچہ برہان میں بھی مرحوم کے بعض بلند پایہ تاریخی مضامین شائع ہو چکے ہیں، یوں بھی نہایت متدین اور حسنِ اخلاق و کردار کا نمونہ تھے۔

۲۰ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو دہلی ہی میں انتقال ہوا اور درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ میں مدفون ہیں۔ بطور تفنن شاعری سے بھی دلچسپی رکھتے تھے، زیرِ نظر نعت جس میں مرحوم کے تاثراتِ قلبی کا عکس پوری طرح جھلک رہا ہے مرحوم کی یاد میں تبرکاً شائع کی جا رہی ہے۔ (برہان)

دیدم نگارے را بر فرازے — رازِ حقیقت، روحِ مجازے
روئے مبینش، ماہِ تمامے — چشمِ سیاہش، محشر طرازے
لوحِ جبینش، تفسیرِ الٓمٓ — زلفِ خمیدہ، پیچیدہ رازے
محرابِ ابرو، محرابِ کعبہ — کاندر فرشتہ کردہ نمازے
جلوہ اش بزاہد نورِ تجلّی — ذاتش بمستاں خوش کار سازے
از رعبِ حسنش لرزاں دو عالم — فیضِ تبسم عاجز نوازے
گردش ستادہ جمعِ غفیرے — نالاں و لرزاں با سوز و سازے
رفتہ ز خود من کردم تماشہ — ناگہ سوئے من دیدہ بنازے
آمد خیالم خلاقِ عالم — باشد حسیں تر از ہر مجازے

گفتا کہ بکشا چشمِ بصیرت　　ادہم حقیقت ادہم مجازے
رفتم کہ مالم چشم بپایش　　با صد خلوصے با صد نیازے
یا در کشیدہ گفتہ "چہ خواہی"　　اے مردِ مومن دے پاک بازے
گفتم کہ "ہستی اے ماہِ خوبی"　　گفتا "مدانی بندہ نوازے"
گفتم "چہ ریزی خونِ جانِ جاناں"　　گفتا کہ "ناداں! اینست نازے"
گفتم کہ "میرم از سوزِ ہجراں"　　گفتا "مر عاشق لازم نیازے"
گفتم "نہادم خواب از سرِ خود"　　گفتا کہ "اینک اول نمازے"
گفتم "زدردت نالہ برآید"　　گفتا "مبارک سوزے وسازے"
گفتم "خدائی؟" گفتا "نیستم"　　گفتم "چہ دولت" گفتا "حجازے"
گفتم "شفیعِ محمود ہستی"　　گفتا کہ "آنم واشرف ایازے"

گفتم کہ "اشرف را سر بریدی"
گفتا کہ "آرے شد سرفرازے"

غزل

جناب سعادت نظیرؔ ایم۔ اے

آج جو اہلِ وفا داخلِ زنداں ہوں گے　　کل وہی اک نئی تاریخ کا عنواں ہوں گے
ظلمتِ شب میں بڑھیں لے کے جو امیدِ سحر　　مشعلِ راہِ تجسس وہی انساں ہوں گے
دار پر کھینچتے ہیں، کھینچ دیں مظلوموں کو　　اور بھی جوہرِ کردار نمایاں ہوں گے
ذوقِ حق، ذوقِ نظر، ذوقِ عمل، ذوقِ یقیں　　کل فروغِ بشریت کے یہ ساماں ہوں گے
روشنی "تیرہ شکن" ۔ مہرِ تبسم بہ درر　　اب یہی صبح دل افروز کے عنواں ہوں گے
جن سے وابستہ ہے اقوام کی تقدیر نظیرؔ　　مردِ میدانِ عمل ایسے ہی انساں ہوں گے